عورت چاہے تو معاشرے کا چلن بدل سکتی ہے

ڈاکٹر سلیس سلطانہ چغتائی

عورت معاشرے کی بظاہر کمزور اور مردوں کے ہاتھوں ستائی ہوئی ایک مخلوق ہے، مگر حقیقتاً وہ مضبوط اور پائیدار ستون ہے جس کی بنیاد پر ایک مستحکم گھر کی تعمیر ہوتی ہے۔ عورت اگر سچی، ستھری، دیانتدار، پُرخلوص اور شوہر کے مال واسباب اور اپنی عزت کی حفاظت کرنے والی ہے تو اس کے لیے جنت کی بشارت دی گئی ہے۔

ترقی یافتہ اس کمزور بنیاد کے معاشرے نے عورت کو ایک ڈیکوریشن پیس کے طور پر بازار میں لاکھڑا کیا ہے۔ ''ترقی ترقی'' کے کھیل میں سب سے زیادہ نقصان عورت کا ہو رہا ہے، کیونکہ ترقی کے جھانسے میں عورت معاش میں ہاتھ بٹانے کے لیے اپنے کمزور سانچے کے ساتھ دوہری ذمہ داریاں نبھانے کے لیے باہر نکلی ہے، اور اس کام میں اس کو جتنی مشکلات کا سامنا ہے وہ خود ہی سمجھتی ہے، لیکن شوہر کی دلداری، اس کی دلجمعی کی خاطر مسکرا مسکرا کر ہر دکھ جھیل رہی ہے، کیونکہ مردوں نے عورتوں کو یہ کہہ کر باہر کھڑا کر دیا ہے کہ پاکستانی معاشرے میں 56 فیصد آبادی عورتوں کی ہے، اور اگر یہ آبادی گھر میں بیٹھی رہی تو 44 فیصد مرد کیسے انہیں کما کر کھلائیں گے! مغرب زدہ طبقہ اس بات کو روشن خیالی اور ترقی پسندی کا نام دیتا ہے، لیکن تعلیم یافتہ عورت خواہ وہ وکیل ہو، ڈاکٹر ہو، بزنس ویمن ہو، ٹیلی فون آپریٹر ہو یا کوئی ماڈل گرل... جب وہ گھر سے معاش کی خاطر نکلتی ہے تو ہر نظر اس کو اپنے جسم کے اندر پار ہوتی ہوئی نظر آتی ہے۔ باہر کا ہر

مرد اسے صرف عورت سمجھ کر، کمزور اور بے وقعت شے سمجھ کر کھیلنے اور بے وقوف بنانے کی کوشش کرتا ہے۔ اسلام نے عورت کو بڑا تحفظ دیا ہے۔ اسے گھر کی ملکہ قرار دے کر اس کی حیثیت کو انتہائی باعزت اور باوقار بنایا ہے۔ مگر اسلام کے منکر اسے اس حیثیت سے قبول کرنے کے لیے تیار نہیں۔ اسلام نے بحالتِ مجبوری اسے ملازمت کی اجازت دی ہے، مگر اس طرح کہ وہ دوسروں کی ہوس کا نشانہ نہ بنے۔

ساتر لباس، حجاب اور شرم وحیا کے ساتھ وہ ہر مشکل کام کرسکتی ہے۔ عورت وہ مضبوط حصار ہے جس کے دامن میں ولی، پیغمبر اور نبی پرورش پاتے رہے ہیں۔ وہ ایک باعزت ماں، بہن، بیٹی اور بیوی ہے۔ اس کی اس حیثیت میں جب بھی کمی کرنے کی کوشس کی گئی اسی وقت معاشرے میں ناگوار انقلاب کی صدا سنائی دی۔ آپ بتائیں کیا ضروری ہے کہ عورت باہر نکلے تو مختصر لباس میں ہو؟ کیا عورت اس معاشرے کے چلن نہیں بدل سکتی؟ یقیناً وہ یہ سب کچھ کر سکتی ہے۔ وہ اگر نہ چاہے تو اسے اس کا باپ، بھائی، شوہر، بیٹا... کوئی بھی مجبور نہیں کرسکتا۔ وہ اپنے آپ کو مردوں کی غلاظت بھری نظروں سے محفوظ کرسکتی ہے۔

کوئی بھی باہر نکلنے والی عورت خواہ اس کا مقصد کچھ بھی ہو، اپنے آپ کو سادہ، پُر وقار اور باحجاب بنا کر نکلے۔ شرم وحیا عورت کا زیور ہے اور اس زیور کو پہننے والی خواتین ہی حسین نظر آتی ہیں۔ شادی بیاہ کی تقاریب ہوں یا دیگر پارٹی وغیرہ... ہمیشہ سادہ اور پُر وقار لباس پہنیں۔ اپنے کردار میں ایسی شان پیدا کریں کہ سب آپ کی عزت کرنے پر مجبور ہو جائیں۔ یاد رکھیں بھڑکتا ہوا شوخ لباس یا مہنگے زیور عورت کا حسن ہر گز نہیں۔ باحیا کردار، سادگی کا حسن اور شرم و

حیا کا زیور ہی عورت کا اصل روپ ہے۔

اگر آپ اپنے آپ کو باعزت اور باوقار بنانا چاہتی ہیں تو آیئے اپنا جائزہ لے کر دیکھتے ہیں کہ ہم اسلام، اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے بنائے ہوئے معاشرے میں اپنا مقام کہاں پاتے ہیں۔عموماً یہ ہوتا ہے کہ جہاں دو چار خواتین اکٹھی ہوئیں، تیسری عورت کی غیبت شروع کر دی۔اس کے لباس، میک اپ، شکل صورت کا مذاق اڑانا شروع کر دیا۔اپنے عیبوں کو چھپا کر دوسروں کے عیب ڈھونڈنا شروع کر دیے۔ دوسروں کے بارے میں ٹوہ لگانا اور کھوج لگانا شروع کر دیا۔ یہ سب وہ اخلاقی کمزوریاں ہیں جو خواتین کے کردار کو ضعف بخشتی ہیں اور زبان کے غلط استعمال کا عادی بناتی ہیں۔زبان گوشت کا وہ دو انچ کا ٹکڑا ہے جو ہر برائی کا ذمہ دار ہے۔اگر آپ اس زبان کو برائیوں میں کم سے کم استعمال کریں تو یہ آپ کا اپنی ذات پر احسان ہوگا۔دوسرے کے معاملات کی ٹوہ لگانا، لوگوں کے نجی خطوط پڑھنا، دو آدمیوں کی باتیں کان لگا کر سننا، ہمسایوں کے گھر جھانکنا، مختلف طریقے سے دوسرے کی خانگی زندگی میں دخل اندازی کرنا... یہ سب وہ عیب ہیں جن سے آپس میں اختلافات اور بدگمانیاں بڑھتی ہیں۔ طعنہ دینا، دوسروں پر چوٹیں کسنا، الزام دھرنا، اعتراض کرنا، دوسروں کو برے ناموں سے پکارنا... یہ سب انتہائی معیوب ہیں۔خواتین اگر اپنے آپ کو باعزت بنانا چاہتی ہیں تو ان سب برائیوں سے بچنا ضروری ہے۔

عورت چاہے تو زمانے کا چلن بدل سکتی ہے۔ وہ ہوا کا رخ بدلنے کی صلاحیت رکھتی ہے۔ اگر خواتین صرف مہنگے اور فیشن زدہ ملبوسات، میک اپ، زیورات سے چھٹکارا پالیں تو

معاشرے سے مہنگائی اور گرم بازاری ختم ہو جائے۔ اگر آپ سب خواتین محفلوں میں اپنی گفتگو میں سے زیور، کپڑے، میک اپ کے موضوعات نکال دیں تو یقین کریں دکانوں پر میک اپ کا سامان، مہنگے کپڑے اور زیور انتہائی سستے ہو جائیں گے۔ اگر آپ تھوڑی سی ہوس اور حرص اپنے اندر سے ختم کر لیں، دوسروں کی نقالی میں خریداری سے باز آجائیں تو یقین کریں چند مہینوں میں پاکستان میں مہنگائی کا زور ٹوٹ جائے گا۔

آپ سب انتہائی مضبوط ہیں، اگر عزم کر لیں کہ ہم کسی کے لباس، زیور اور فیشن کی نقل نہیں کریں گے، ہم کسی کی غیبت، کسی کی کمزوری پر لعن طعن نہیں کریں گے، کسی کا مذاق نہیں اڑائیں گے تو یقین کریں کہ آپ کا چہرہ بغیر کسی میک اپ کے حسن کے نور سے مالا مال ہو جائے گا۔ ہماری بزرگ خواتین کے چہرے آج بھی نوجوان فیشن زدہ چہروں سے زیادہ خوبصورت، نورانی اور باوقار نظر آتے ہیں کیونکہ انہوں نے اپنا وقت فضولیات میں صرف کرنے کے بجائے اپنے گھر، بچوں اور شوہر کی دیکھ بھال میں صرف کیا۔ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کی۔ آپ بھی حسین بننا چاہتی ہیں تو آج ہی سے اپنے نظریات اور خیالات میں تبدیلی پیدا کریں۔ صرف اپنے کردار کو شعارِ اسلامی کے مطابق ڈھالنے کی کوشش کریں۔

جب محفل میں کسی دوسری خاتون سے ملیں تو بجائے ہیلو ہائے کہنے کے، السلام علیکم کو رواج دیں۔ کپڑے کی قیمت اور دکان کا پتا معلوم کرنے کے بجائے ایک دوسرے سے معلوم کریں آج آپ نے کتنے نفل ادا کیے؟ کون سی سورت کی تلاوت کی؟ کس بیمار کی مزاج پرسی کی؟ کس یتیم کی سرپرستی کی؟ اور کس محتاج کی مدد کی؟ ان تمام کاموں میں ایک دوسرے سے بڑھ کر حصہ

لیں اور پھر دیکھیں کہ اعمالِ صالحہ کی نیکیاں آپ کے چہرے پر ایسا نور و روشنی عطا کریں گی کہ لوگ آپ سے حسن کا راز پوچھیں گے۔ نیکیوں کا اپنا حسن ہوتا ہے۔ یاد رکھیے کہ ارشاد ہے: اللہ کسی پر اس کی حیثیت اور ہمت سے زیادہ بوجھ نہیں ڈالتا اور اللہ کے ہاں انسان کو وہی ملتا ہے جس کی وہ کوشش کرتا ہے۔ بس اسی اصول پر عمل کریں۔

یہ دنیا صرف عمل کی جگہ ہے۔ اچھا عمل اچھا انجام... برا عمل برا نتیجہ۔ اپنے آپ کو اپنے مقام پر لانے کے لیے آپ کو ہی معاشرے میں تبدیلی لانی پڑے گی، اور معاشرہ اسی وقت تبدیل ہوگا جب آپ کی سوچ مثبت رخ اختیار کرے گی۔

گھر سے نکلتے وقت ہمیشہ اس بات کا خیال رکھیں کہ آپ ایک مسلمان خاتون ہیں جس کو اپنے ہر ہر عمل کے لیے اللہ کے پاس جواب دینا ہے۔ اگر گھر سے نکلتے وقت آپ زیب و زینت کی طرف دھیان رکھیں گی تو اس کا نتیجہ وہ بھوکی نظریں ہوں گی جو آپ کو سفر میں، راستے میں غیر محفوظ بنالیں گی۔ اس کے برعکس اگر آپ شرم و حیا کے محفوظ لباس میں ہوں گی تو اللہ اور اس کے فرشتے آپ کے محافظ بن جائیں گے۔ اب آپ خود فیصلہ کرلیں کہ آپ کو کیا کرنا ہے؟ معاشرے کا چلن کس طرح بدلنا ہے؟ روشن خیالی کے دھوکے میں آ کر، یا اللہ اور اس کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کے احکامات کی پابندی میں رہ کر کام کرنا ہے؟ مردوں کو اپنی عزت کرنے پر کس طرح مجبور کرنا ہے؟ معاشرے کی 56 فیصد آبادی اعتماد اور سکون سے کس طرح رہ سکتی ہے؟ ہم خود سوچیں کہ نیکیوں میں مسابقت کرکے اعمالِ صالحہ کو اپنا کر جینا ہے، یا شمع محفل بن کر دوسروں کی ہوس کا نشانہ ہو کر آزادی اور ترقی کے نعرے کے فریب میں اپنے آپ کو غیر

محفوظ بنانا ہے؟ سوچیں اور عمل کریں... کیونکہ یہی وقت ہے جس کے بارے میں آپ سے سوال کیا جائے گا... اللہ تعالیٰ نے ادراک وفہم دے کر عمل کی آزادی اور اختیار آپ کو سونپ دیا ہے۔آپ جو چاہیں وہ اختیار کریں۔ (بشکریہ:روزنامہ جسارت)

(Jasarat Magazine, January 06, 2013)

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]